© rasailojaraid.com

ادبیات

غزل

از جناب فضا ابن فیض صاحب

شیوۂ جہل کو بہتر جانا
ہم نے اب علم کا محور جانا

وقت کے شعلوں سے ہنستے گذرے
ہم کو دنیا میں پیمبر جانا

یہ بھی تنہائی کی اک منزل ہے
ہم نے اس شہر میں رہکر جانا

یہ تعارف بھی بہت ہے اُس نے
راستے کا مجھے پتھر جانا

تجھ کو اے زہرِ تغافل نظری
دل نے تریاق سے بڑھکر جانا

موج سے دور بھی ڈوبے کچھ لوگ
کس نے ساحل کو فروتر جانا

آج اے کیفیتِ خشک لبی
میرا ساغر بھی ذرا بھر جانا

یوں بہار آئی کہ ہم نے یارو!
پھول کو زخم کا پیکر جانا

کاش انسان نے سیکھا ہوتا
عقل کی سطح سے اوپر جانا

مجھ کو ٹھکرا کے گذرنے والو!
تم نے رہبر کو بھی پتھر جانا

سب کو آتا نہیں صاحب نظرو!
حرف سادہ کو غزل کر جانا

یہ بھی چبھ جاتے ہیں کانٹوں کی طرح
بھیڑ سے پھولوں کی بچ کر جانا

ہر سخن جس کی ہے انمول فضا
سب نے اس شخص کو کمتر جانا

© rasailojaraid.com